

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

Analytical Study of the Viewpoints of the Jurists about the Rulings of Imitation and its Types

Allah Ditta

Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies,
Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan

Dr. Asmatullah

Faculty of Law and Sharia,
International Islamic University, Islamabad, Pakistan



Scan for Online Version

Abstract

Today, majority of the Muslims' lives have turned out to be colored with a similar shade of the western civilization in every sphere of life. We watch that the matter of imitation achieved its most exceedingly awful pinnacle. In this era of ecstasy, the imitation of infidels and penitence of the Sunnah is growing rapidly due to the fact that Muslims have made it their habit. A particular group considers it enlightenment and ideological freedom and feels ashamed to follow Islam and Sunnah. The main reason for this attitude is that Muslims are unaware of the disadvantages of the imitation of infidels. In this article, the nuisances and flaws of imitation have been discussed, so that the Muslims could know about its imperfections and follow the Qur'an and Sunnah.

Keywords: Imitation, infidels, Muslims, Qur'an, sunnah, jurists

تمہید:

عصر حاضر میں سنت سے روگردانی اور تشبہ بالکفار کا رجحان تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک خاص طبقہ اس کو روشن خیالی اور نظریاتی آزادی کا نام دیتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں مسلمان تشبہ بالکفار کی مضرت سے بے خبر ہیں۔ اس کے برعکس کفار مسلسل اسلامی طریقوں کے خلاف منافرت پھیلا رہے ہیں اور اسلامی اقدار و روایات کے منافی طریقوں اور عادات کی اشاعت کرتے ہیں اور مسلمان اپنی کمزوریوں اور مغرب کی فکری قیادت کی وجہ سے فوراً اسے اپنالیتے ہیں۔

چوں کہ مسلمان موجودہ دور میں مغلوب اور یورپ فکری لحاظ سے غالب ہے اور کسی بھی غالب فکر کی طرف لوگوں کا رجحان ایک فطری امر ہے چنانچہ مسلمانوں کی اکثریت کفار کی نقالی میں مبتلا ہے۔ اس نقالی کی وجہ سے ایک طرف تو اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جب کہ دوسری جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے انحراف میں اضافہ ہو رہا ہے اور ارشادِ بانی "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

نمونہ ہے) کا تقاضہ عملی طور پر پورا نہیں ہو رہا جو یقیناً لمحہ فکر یہ ہے۔

زیر نظر مقالہ میں تشبہ باکفار کے نقصانات کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ان کے مفاسد و خرابیوں کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ اگر مرض سے متعلق آگہی حاصل ہو جائے تو علاج بھی کیا جاسکتا ہے اور پرہیز اختیار کر کے بچا بھی جاسکتا ہے اور جب اس مرض سے اجتناب و اعراض ہوگا تو لازمی طور پر سنت کی طرف رجوع ہوگا اور یہی شریعت کا مطلوب و مقصود ہے۔

تشبہ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

تشبہ کا لغوی مفہوم:

ابن منظور افریقی نے شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں: الشَّبَّهُ والشَّبَّهَةُ والشَّبَّيْبَةُ جسے آپ مصادر بھی کہہ سکتے ہیں، اس کی جمع أَشْبَاهٌ ہے، اور ان تینوں کا معنی "مثل" بیان کیا ہے۔ جب ایک شے دوسری شے کے مماثل ہو اس وقت اہل عرب "وَأَشْبَهَ الشَّيْءُ الشَّيْءَ" کہتے ہیں۔²

اسی طرح "تاج العروس" میں اس کا معنی "مثل" بیان کیا گیا ہے۔³

کتاب التعریفات کے مطابق کسی شے کی کسی دوسری شے کے ساتھ معنی میں مشترک امر پر دلالت کرنا تشبیہ کہلاتا ہے پہلی کو مشبہ (بالکسر) اور دوسری کو مشبہ بہ (بالفتح) کہتے ہیں، اس کے لیے آلہ تشبیہ، اس کی غرض و غایت اور تشبیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے، یہ معنی جو بیان کیا گیا یہ اہل لغت کے نزدیک تھا۔ اصطلاح میں دو چیزوں کا کسی وصف میں یا کسی شے کے اوصاف میں مشترک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ زید میں شیر کی طرح بہادری پائی جاتی ہے یہاں وصف بہادری کا اشتراک ہے شیر کے ساتھ اور اسی طرح روشنی کا ہونا سورج میں، اس کو علماء بیان تشبیہ مفرد کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو پہنچنے والی بارش کے مثل مجھے ہدایت اور علم کے ساتھ بھیجا ہے۔"⁴

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر علم کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اس کو تشبیہ مرکب یا تشبیہ مجتمع بھی کہتے ہیں جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے گھر بنایا بہت خوبصورت حسین

و جمیل اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی"⁵

اس کو تشبیہ جمع بالجمع کہتے ہیں یہاں پر وجہ شبہ عقلی ہے جو چند امور سے منتزع ہو رہی ہے پس یہاں نبوت کو گھر کے

ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔⁶

اساس البلاغہ میں اس کے معنی مماثلت کے بیان کیے گئے ہیں۔⁷

امام راغب اصفہانی نے بھی شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ الشَّبَّهُ والشَّبَّهَةُ والشَّبَّيْبَةُ کے اصل

معنی مماثلت بلحاظ کیف کے ہیں مثلاً لون اور طعم میں باہم مماثل ہونا یا عدل اور ظلم میں۔⁸

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تشبہ عربی زبان کا لفظ ہے جو شبہ سے نکلا ہے اور اس کا مطلب مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، مثل

ہونا، مانند ہونا، باہم مختلط ہونا، ہم وصف ہونا، مشابہت ہونا، مماثلت ہونا یا نقل کرنا کے ہیں۔ یعنی کوئی ایسی شے کہ جو دوسری

شے کی طرح ہو تو کہیں گے کہ یہ شے اس جیسی ہے یا اس سے تشبہ رکھتی ہے مماثلت کا یہ عمل تشبہ کہلاتا ہے۔
تشبہ کا اصطلاحی مفہوم:

فقہاء نے تشبہ کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں، چند تعریفات درج ذیل ہیں:
حرام تشبہ بالکفار کسی مسلمان کا کسی کافر قوم کے ساتھ شرعاً یا عرفاً مذموم ناپسندیدہ اشیاء میں مشابہت اختیار کرنا ہے نیز
ان چیزوں میں کہ جن میں کفار کے ساتھ مشابہت کا قصد بدالات حال کیا جاتا ہے۔⁹
کسی نفع وغیرہ سے بے پرواہ ہو کر محض اس لیے کہ کسی کی ادا بھاجائے اور زبردستی اس کی ریس میں اسی ادا کو اختیار
کرنا۔¹⁰

دو چیزوں کا حسی یا معنوی لحاظ سے اس قدر مماثل ہونا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو سکیں۔¹¹
غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو ان کے لیے اس طرح خاص ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو اس پر غیر مسلم ہونے کا دھوکا
ہو۔¹²

انسانی افعال کی اقسام:

قبل اس کے کہ تشبہ کی اقسام اور اس کے حکم پر بحث شروع کی جائے انسانی افعال کی اقسام کو جان لینا چاہیے تاکہ یہ معلوم
ہو سکے کہ کس قسم کے افعال پر تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور کس قسم کے افعال جو اس کے دائرے میں آتے ہیں۔
امام شافعی، احمد بن حنبل، ابن مہدی، ابن المدینی، ابو داؤد، دارقطنی اور دیگر کئی آئمہ کے نزدیک آدمی کے افعال تین
اقسام میں منقسم ہیں؛ قلبی، لسانی اور افعال جوارح¹³ لیکن چونکہ تشبہ کے ضمن میں بالخصوص افعال جوارح کا ذکر کیا جاتا ہے اس
لیے یہاں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔ افعال جوارح یا ظاہری انسانی افعال کی بنیادی طور پر تین بڑی اقسام ہیں:

۱۔ افعال طبعیہ یا فطری یا قدرتی افعال

۲۔ افعال عادیہ

۳۔ افعال اختیاریہ

۱۔ افعال طبعیہ

اس قسم میں ایسے افعال آتے ہیں جو کہ خالصتاً تقاضائے بشری کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ان افعال کو ادا کرنے میں وہ فرد اپنے
جہلی اور فطری تقاضوں کے تحت مجبور محض ہے کیونکہ یہ فطری تقاضے یا ضرورت خود اس شخص کو ان افعال کے بجالانے پر آمادہ
کردیتے ہیں اور کوئی بھی فرد نہ تو ان سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان سے کلی طور پر اپنا دامن بچا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سر
کو جنبش دینا، ہاتھ ہلانا، پلکیں جھپکانا وغیرہ یونہی مطلقاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، ستر کو ڈھانکنا اور جنسی ضروریات وغیرہ
بھی اسی قسم میں داخل ہیں۔

۲۔ افعال عادیہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جنہیں ایک انسان ایک خاص انفرادی کیفیت کے ساتھ انجام دیتا ہے جیسے کہ
کھانے، پینے، سونے، جاگنے، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی عادات وغیرہ۔

۳۔ افعالِ اختیاریہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جن کو ایک فرد اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے یعنی انسان اگر چاہے تو ان افعال کو ادا کرے اور چاہے تو ادا نہ کرے، مثال کے طور پر نکاح کرنا اور روزی کمانے کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ۔

افعالِ انسانی کا حکم:

انسانی افعال کی درج بالا تین اقسام میں سے پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق بھی نہیں ہوتا اور ان افعال کو صرف اس لیے ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا کہ کفار سے تشبہ منع ہے اور وہ بھی یہ افعال کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان یہ سب نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ

ہے کہ یہ افعال تشبہ کے دائرے سے خارج ہیں۔ چنانچہ بحر الرائق میں علامہ زین الدین بن ابراہیم¹⁴ نقل کرتے ہیں:

"ثُمَّ اعْلَمَنَّ أَنَّ التَّشْبِيهَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ لَا يُكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّا نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَفْعَلُونَ إِنَّمَا الْحَرَامُ هُوَ التَّشْبِيهُ فِيْمَا كَانَ مَذْمُومًا وَفِيْمَا يُفْصَدُ بِهِ التَّشْبِيهُ كَذَا ذَكَرَهُ قَاضِي حَانَ فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ فَعَلَى هَذَا لَوْ لَمْ يُفْصَدِ التَّشْبِيهُ لَا يُكْرَهُ عِنْدَهُمَا"¹⁵

"پھر یہ جان لو کہ کتابیوں کے ساتھ ہر چیز میں مشابہت مکروہ نہیں ہے۔ دیکھو ہم کھاتے پیتے ہیں اور وہ بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حرام تشبہ وہ ہے جو مذموم ہے اور جس میں مشابہت کا ارادہ کیا جائے جیسا کہ قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں اس کو ذکر کیا ہے تو اس بنا پر اگر آدمی نے تشبہ کا ارادہ نہیں کیا تو طرفین کے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا"

امام شافعی فرماتے ہیں:

"مَا تُحِبُّنَا عَنْ التَّشْبِيهِ بِهِمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّا نَأْكُلُ كَمَا يَأْكُلُونَ"¹⁶

"ہمیں ہر کام میں ان کی مشابہت سے نہیں روکا گیا اس لیے کہ جیسے وہ کھاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی تو کھاتے ہیں"

اسی طرح شکل و صورت میں شبہت انسانی دائرہ کار سے باہر ہونے کی وجہ سے مذموم نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے وہاں (دوزخ میں) لُحی بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتزیریاں کھینچ رہا تھا اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعبی کو دیکھا ہے۔ اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوْلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ"¹⁷

"نہیں تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا"

ایک دوسری طویل حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باقی رہا مسیح ضلالت تو وہ ایک آنکھ سے کانا، کشادہ پیشانی اور چوڑے سینے والا ہوگا اس کے جسم میں ایک کندھے کا جھکاؤ سینہ کی طرف ہوگا اور وہ قطن بن عبد العزی کے مشابہہ ہوگا۔ یہ سن کر قطن کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے مشابہت میرے لئے نقصان دہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا أَنْتَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ"¹⁸

"نہیں تم ایک مسلمان آدمی ہو اور وہ کافر ہوگا"

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ اس طرح کے معاملات میں مشابہت کوئی معنی نہیں رکھتی اور نہ ہی ان پر مشابہت کا اطلاق ہوتا ہے۔

افعال عادیہ اگرچہ افعال طبعیہ میں داخل ہیں لیکن یہ ان سے اس لیے مختلف ہیں کہ ان کو ایک بندہ مومن ایک خاص انفرادی کیفیت سے ادا کرتا ہے اس لیے کہ کھانا ہر فرد کی بنیادی ضرورت میں داخل ہے اور کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، کھانا کھانے پر تشبہ کا اطلاق نہیں ہو گا لیکن اس کے کھانا کھانے کی اشیاء پر، طرز نشست پر، انداز پر اور اس کی پسند و ناپسند پر ضرور بالضرور تشبہ کا اطلاق ہو گا اس لیے ایک بندہ مومن کو لباس، وضع قطع اور عادات وغیرہ میں تشبہ بالکفار سے بچنا ضروری ہے۔

رہی بات افعال اختیاریہ کی تو اس قسم پر بھی تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور ایک فرد مسلم کو ان افعال میں بھی کفار کی پیروی و مماثلت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسانی افعال کی پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے انہیں تشبہ کے دائرے میں داخل کرنا نہیں کیا جاسکتا جبکہ دوسری اور تیسری قسم تشبہ بالکفار کے دائرے میں شامل ہے اس لیے ان سے بچنا چاہیے۔

تشبہ کی اقسام

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" ¹⁹

"جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہو گا"

اس حدیث پاک سے جہاں کفار کی مشابہت کی مذمت معلوم ہو رہی ہے وہیں یہ حدیث نیکو کاروں کی مشابہت اختیار کرنے پر آخرت میں اچھے اجر کی بشارت بھی دے رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ تشبہ، مماثلت یا مشابہت اچھی بھی ہے اور بری بھی۔ اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"تشبہ مطلق ہے جو اخلاق، اعمال اور لباس کو شامل ہے۔ خواہ اچھے لوگوں سے ہو یا برے لوگوں سے، اگر اخلاق و اعمال میں مشابہت ہو تو اس کا حکم ظاہر و باطن کو شامل ہے اور اگر لباس میں ہو تو حکم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہوگا۔ عرف عام میں اس کا

مطلب لباس میں مشابہت لیا جاتا ہے اس لیے اس حدیث کو کتاب اللباس میں لائے ہیں۔" ²⁰

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جو وصف کسی قوم کی بد عقیدگی پر مبنی ہو اس میں اگر مشابہت کی جائے تو اس کا شمار بھی اسی بد عقیدہ قوم سے ہو گا مثلاً گلے میں رسی کا پھندہ بنا کر ڈالنا یہ عیسائیوں کی اس بد عقیدگی پر مبنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز میں کفار کی مشابہت اس کو واجب نہیں کرتی کہ اس کا شمار بھی ان کفار میں سے ہوگا۔" ²¹

مولانا نمش الدین احمد جمعفری رضوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ حدیث ایک اصل کلی ہے کہ لباس اور عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار اور فساق و فجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح و تقویٰ کی مشابہت اچھی

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہی کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار و فساق سے مشابہت کا دینی مرتبہ کراہت ہے۔ مسلمان خود کو کافروں اور فاسقوں سے ممتاز رکھے تاکہ پہچانا جاسکے اور اس پر غیر مسلم ہونے کا شبہ نہ ہو۔" 22

علامہ محمد نواب قطب الدین خان دہلوی 23 اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس و اطوار و غیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق و فجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق و فجار کو ملتے ہیں، اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسا لباس پہنے گا، ان کے اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی و سعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہوگا۔ اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع و ہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور چیزیں آجاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق و اطوار، افعال و کردار، لباس و طرز رہائش میں ہو یا کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔" 24

اس لحاظ سے تشبہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔ تشبہ محمود

۲۔ تشبہ مذموم

تشبہ محمود کو آسانی کے پیش نظر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ تشبہ محمود فرض ہو:

اس کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کرنا ہے۔ ان معاملات میں جن کی پیروی ہمارے لئے ضروری ہے جیسے نماز پڑھنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرنا اور حج اور روزوں وغیرہ کے معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا۔ یہ معاملات ایسے ہیں کہ جن پر عمل کئے بغیر اللہ رب العزت کی رضا کا حصول ممکن نہیں اور اسی بات کا حکم خود اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَذِكْرٍ" 25

"تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے

آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو"

۲۔ تشبہ محمود واجب ہو:

مثلاً وہ افعال کہ جن کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنیت عبادت سرانجام دیتے تھے اور ان پر آپ نے نی صرف مداومت فرمائی بلکہ امت کو بھی ان کاموں کے بجالانے کی تلقین کی اور یا پھر ان کے چھوڑ دینے پر آپ نے سخت و عید یا تہدید فرمائی مثلاً باجماعت نماز کا اہتمام کرنا، داڑھی رکھنا، وتر پڑھنا، صدقہ فطر ادا کرنا، قربانی کرنا، عیدین کی نماز ادا کرنا اور سجدہ تلاوت

وغیرہ۔

۳۔ تشبہ محمود سنت ہو:

اس کی مثال یہ ہے کہ جن کاموں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہمارے لئے فرض قرار نہیں دی گئی ان کاموں میں بھی آپ کی نقل کرنا جیسے خوراک، لباس و اطوار، رہن سہن، معاشرت اور معاملات وغیرہ۔ اگرچہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنیت عبادت نہیں بلکہ بطور عادت کے سرانجام دیتے تھے لیکن امت کو ان کاموں میں بھی آپ کی پیروی کرنے پر عظیم ثواب کی بشارت ہے جیسا کہ حدیث پاک ہے:

"مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ" ²⁶

"فساد امت کے وقت جو میری ایک سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"

۴۔ تشبہ محمود مستحب ہو:

عادات و معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے طریقے پر عمل کرنا بھی پسندیدہ، محمود اور مستحب ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

"خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَهَ بِكَهْلِكُمْ، وَشَرُّ كَهْلِكُمْ مَنْ تَشَبَهَ بِشَبَابِكُمْ" ²⁷

"تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر جوان وہ ہے جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کرے اور تمہارے

بوڑھوں میں سے سب سے بدترین بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کی مشابہت اختیار کرے"

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

"ہر جگہ کے اہل دین اور ثقہ لوگوں کا جو لباس ہو اس کی اتباع زیادہ بہتر اور مستحب ہے۔" ²⁸

مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاچپوری فرماتے ہیں:

"دیندار مسلمان جس لباس کو اختیار کریں اسے اختیار کیا جائے اور جس لباس سے دیندار مسلمان اور علماء

احتراز کریں اس سے بچا جائے۔" ²⁹

بلکہ یہ لوگ تو ایسے مقبولان بارگاہ خداوندی ہیں کہ ان کی مشابہت میں تو فوائد ہی فوائد ہیں جو شخص ان کے پاس لمحہ بھر کے

لیے بیٹھ جائے اللہ رب العزت اسے بھی برکات سے محروم نہیں رہنے دیتا۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

"قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِنَّ جَلِيسُهُمْ" ³⁰

"اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"

بلکہ یہ لوگ تو اللہ رب العزت کو اتنے پیارے ہیں کہ اگر کوئی دل سے ان کی پیروی نہیں کرنا چاہتا اور ایمان نہ ہونے کے

باوجود صرف ظاہر میں ان جیسی صورت بنا لیتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کو دنیوی مصیبتوں سے بچانے میں نافع ہو سکتا ہے جیسا کہ

ایک حکایت ہے کہ غرق فرعون کے دن سارے فرعونوں کو ڈوب گئے مگر فرعونوں کا بہرہ و پیمانہ نکال گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہی ﷺ

میں عرض کی۔ مولا یہ کیوں نکال گیا فرمایا اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں

دیتے۔" ³¹

جب کہ ایک حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

"یہ اس لئے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان نہیں لائے وہ یہ جان لیں کہ اللہ ﷻ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔"

32

تو جب ایک کافر ان صریح احکامات کے ہوتے ہوئے اپنے کفر کے باوجود دنیوی عذاب سے بچ سکتا ہے تو ایک مسلمان جو کہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہے اور دل سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے اصحاب کی اور سلف صالحین کی پیروی کرے گا تو وہ کیسے دینی اور دنیوی برکات سے محروم رہ سکتا ہے۔

تشبہ مذموم:

تشبہ مذموم وہی ہے کہ جو کفار، فساق، فجار، بدعتی، ملحدین، شیطان، مگرہ فرقوں یا جانوروں کے ساتھ کیا جائے اسی طرح عورتوں کی مردوں کے ساتھ یا مردوں کی عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی مذموم ہے۔ تشبہ مذموم کو حکم کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ امام ابن صلاح³³ لکھتے ہیں:

"والتشبه بالكفار قد يكون مَكْرُوهًا وَقَدْ يَكُونُ حَرَامًا وَذَلِكَ عَلَى حَسَبِ الْفَحْشِ فِيهِ قَلَّةٌ وَكَثْرَةٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ"³⁴

"کفار سے مشابہت کبھی کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی حرام ہوتی ہے اور یہ اس کے اندر فحش کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے ہوتا ہے"

اس لحاظ سے تشبہ کی اقسام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ تشبہ بالكفار کفر
- ۲۔ تشبہ بالكفار حرام
- ۳۔ تشبہ بالكفار مکروہ و ناجائز
- ۴۔ تشبہ بالكفار مکروہ و ناپسندیدہ
- ۵۔ تشبہ بالكفار مباح

۱۔ تشبہ بالكفار کفر:

کفار کے ساتھ دینی معاملات میں یا عقائد یا ضروریات دین وغیرہ کی مشابہت انسان کو کفر کے گہرے گڑھے میں گرا سکتی ہے اس کی مثال یوں ہے جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف (یعنی قرآن پاک) یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا پھینکا یا بائیں یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنا باندھنا، سر پر چٹیا رکھنا، قشقہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر مخصوص قسم کا ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔³⁵ جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہننے یا زنا باندھے بلکہ کوئی اپنی کمر میں یوں ہی رسی باندھ کر کہے کہ یہ زنا ہے، اس کے یہ افعال کفر ہیں۔³⁶ جس نے سر پر مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی رکھ کر کہا: "دل سیدھا ہونا چاہیے" یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہر

شریعت کا انکار کیا۔³⁷

اسی طرح علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یونہی عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزادریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔³⁸ اس لیے کہ یہ شخص وارثان انبیا اور وارثان محراب و منبر جو کہ دین کی ترویج و اشاعت اور اس کے فہم کے لیے بنیادی رہنما ہیں وہ ان کی توہین کی نیت سے ان کی مشابہت اختیار کر رہا ہے جب کہ علماء کی عزت اور ادب و احترام امت پر واجب ہے۔ اور ان کی تحقیر و توہین کفر ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عولیم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔³⁹ جبکہ توہین بوجہ علم دین کرے و گرنہ اگر بسبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔⁴⁰

حضرت سیدنا ابو محمد سننل کافرمان عبرت نشان ہے:

خوف کا علیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ ﷻ کے علم آری کے تعلق سے ڈرتا رہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا ہے، آیا اچھا خاتمہ یا کم برا خاتمہ!) اور اس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام خلاف سنت (یعنی سنت کو مٹانے والی بری بدعت کا ارتکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نحوست اسے کفر تک پہنچا دے۔⁴¹

۲۔ تشبہ بالکفار حرام:

دینی معاملات جیسے عبادات اور معاملات وغیرہ میں کفار کے ساتھ بالقصد مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اور اگر ارادہ و نیت کے بغیر ہو تو حرام نہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی⁴² لکھتے ہیں:

"مرد در تشبہ بہ زنا و وزن در تشبہ بہ مرداں و مسلم در تشبہ کفار و فساق حرام است"⁴³

"مرد کو عورت کی مشابہت (لباس وغیرہ میں اختیار کرنا) اور عورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔"

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی نے تو تشبہ بالرجال یا تشبہ بالنساء کو بھی حرام قرار دیا ہے۔⁴⁴ مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں:

"کافروں اور فساقوں کے لباس کے ساتھ جس درجہ کی مشابہت ہوگی اسی درجہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا جس لباس میں پوری مشابہت ہوگی وہ ناجائز اور حرام شمار ہوگا اور جس لباس میں تھوڑی مشابہت ہوگی وہ مکروہ شمار ہوگا۔"⁴⁵

نوحہ یعنی میت کے اوصاف (خوبیاں) مبالغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بنین (بھی) کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یونہی واویلا، وامصیبتاہ (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کر چلانا، گریبان پھلانا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کو ٹٹا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ میت پر آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے لخت جگر) حضرت ابراہیم کی وفات پر بکا فرمایا، (یعنی آنسو بہائے)۔⁴⁶

۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز:

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

کفار کے ساتھ دینی معاملات سے ہٹ کر لباس، عادات اور معاملات وغیر میں جو کہ کفارہ تو شعار ہوں اور نہ وہ ان کو دینی لحاظ سے معظم و متبرک نہ سمجھتے ہوں تو ایسے معاملات میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اپنی قوم سے کہو کہ وہ نہ تو میرے دشمنوں کے ٹھکانوں میں داخل ہوا کرے نہ ہی میرے دشمنوں کا لباس پہنا کرے نہ میرے دشمنوں کی ساریوں پر سوار ہو کرے اور نہ ہی میرے دشمنوں کے کھانے کھایا کرے کہ کہیں وہ لوگ ان کی طرح میرے دشمن نہ ہو جائیں۔"⁴⁷

اسی سے متعلق مفتی سید عبدالرحیم لاچپوری فرماتے ہیں:

"ایسا لباس جس میں کفار اور فساق سے تشبہ لازم آتا ہو مسلمان کے لیے پہننا مکروہ و ممنوع ہے۔"⁴⁸

کفار کے ساتھ تشبہ والا لباس پہننا ناجائز ہے ہی لیکن علماء نے دوسرے سے ایسا لباس تیار کرنا ہی مکروہ قرار دیا ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین⁴⁹ لکھتے ہیں:

"أَمْرُهُ إِنْسَانٌ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ حُفًّا عَلَى زِيِّ الْمَجُوسِ أَوْ الْفَسَقَةِ أَوْ حَيَّاطًا أَمْرُهُ أَنْ يَتَّخِذَ لَهُ ثَوْبًا عَلَى زِيِّ الْفُسَّاقِ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ لِأَنَّهُ سَبَبُ التَّشْبُهِ بِالْمَجُوسِ وَالْفَسَقَةِ"⁵⁰

"کسی موچی سے کسی نے فرمائش کی کہ تو مجھ کو ایسا موزہ بنا دے جو مجوسیوں یا فاسقوں کے انداز پر ہو یا درزی سے کہا کہ تو مجھے اہل فسق کا لباس تیار کر دے تو ان پیشہ وروں کا ایسی چیز بنا کر دینا شرعاً مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں کفار اور فساق سے مشابہت ہوتی ہے"

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب تشبہ بالکفار کی نقصانات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک بزرگ کہیں جا رہے تھے، اس دن اتفاق سے ہندوؤں کے تہوار کا وہ دن تھا جس میں یہ لوگ حیوانات وغیرہ کو رنگتے تھے، یہ بزرگ پان کھاتے ہوئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کو رنگ نہیں کیا گیا تھا انہوں نے اس پر تھوک دیا اور مذاق میں فرمایا تھے کسی نے نہیں رنگا لے میں نے تجھے رنگ دیا۔ ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ منہ میں ایک سانپ لگا ہوا ہے، اس شخص نے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا سب حال اچھا ہے مگر ایک دن گدھے پر پیک ڈال دی تھی اس میں گرفتاری ہو گئی اور حکم ہوا کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مشابہت کیوں کی تھی سو عذاب میں مبتلا ہوں اور اپنے کئے کو بھگت رہا ہوں"⁵¹

مفتی محمود الحسن گنگوہی لکھتے ہیں:

"جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار ہو مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے۔"⁵²

۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ:

کفار کے ساتھ ایسی مشابہت جو کہ نہ تو دینی معاملات سے ہو اور نہ ہی کفار کا شعار ہو ایسی مشابہت ناجائز تو نہیں ہے لیکن

ناپسندیدہ ضرور ہے مولانا رشید احمد گنگوہی اس تشبیہ سے متعلق فرماتے ہیں:

"کانپور میں ایک نصرانی جو کسی اعلیٰ عہدہ پر تھا مسلمان ہو گیا مگر مصلحتاً اس بات کو چھپائے ہوئے تھا، اتفاق سے اس کا تبادلہ کسی دوسری جگہ کو ہو گیا۔ اس نے ان مولوی صاحب کو جن سے دین اسلام کی باتیں سیکھی تھیں اپنے تبادلہ سے مطلع کیا اور تمنا کی کہ کسی دیندار شخص کو مجھے دے دیں جس سے علم دین حاصل کرتا رہوں چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ایک قابل شاگرد کو اس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد جب یہ نصرانی بیمار ہوا تو اس نے مولوی صاحب کے شاگرد کو کچھ روپے دیے اور کہا کہ جب میں مر جاؤں اور عیسائی مجھے اپنے قبرستان میں دفن کر آئیں تو تم رات کو جا کر مجھے قبر سے نکالنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ چنانچہ اس نصرانی کی وفات کے بعد جب مولوی صاحب کے شاگرد نے حسب وصیت رات کو ان کی قبر کھولی تو دیکھا کہ اس میں وہ نصرانی تو ہے نہیں البتہ مولوی صاحب پڑے ہیں وہ سخت پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے میرے استاد یہاں کیسے؟ آخر دریافت سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نصرانیوں کے طور طریقوں کو پسند کرتے اور اچھا جانتے تھے۔" ⁵³

۵۔ تشبیہ بالکفار مباح:

کفار کے ساتھ جدید دنیوی معاملات میں جیسے کہ جدید سائنسی ایجادات موبائل فون، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، جنگی ساز و سامان اور علاج معالجے کی سہولیات وغیرہ میں تشبیہ اختیار کرنا جائز ہے اور اگر یہ چیزیں مسلمانوں سے میسر ہوں تو مسلمانوں سے ہی لینا بہتر ہے۔

نتائج و سفارشات:

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تشبیہ بالکفار کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز ہیں لیکن تشبیہ بالکفار کی کوئی سی بھی شکل ہو وہ درست نہیں ہے اور اسے اپنا نافرمانی و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے صحابہ اور اسلاف اسے ناپسند کرتے تھے اور سنت کی تابعداری کو مقدم رکھتے تھے اسی لیے وہ دنیا کی زندگی میں بھی کامیاب و کامران تھے۔ آج مسلمان دنیاوی زندگی میں پستی کا شکار ہیں اس کی ایک وجہ سنت سے روگردانی بھی ہے۔ اگر آج ہم قرآن و سنت کا دامن تھام لیں گے تو دنیوی زندگی میں بھی کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَحْزَنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ" ⁵⁴

"نہ تم سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر تم مومن ہو"

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"دین غالب رہے گا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود اور عیسائی دیر سے افطار کرتے

ہیں" ⁵⁵

یعنی سنت کو تھامے رہو گے اور تشبیہ بالکفار کی بجائے اس کی مخالفت کرو گے تو کامیاب رہو گے۔

مسلمان تو ایک دن میں روزانہ پانچ مرتبہ صراط مستقیم پر چلنے کی، تشبیہ بالکفار سے بچنے کی اور مغضوب علیہم و ضالین سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔ شیاطین کے لشکروں کی تشبیہ سے بندہ مومن راستہ بھول سکتا ہے لیکن قرآن و سنت کی پیروی سے

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

بندہ مومن راہ ہدایت سے بھٹک نہیں سکتا۔ دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی بلکہ رب قدوس کی رضا و توفیقاً تعوناً کے تحت ہی حاصل ہو سکتی ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ تشبہ بالکفار سے بچ کر سنت کی پیروی کی جائے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی⁵⁶ نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویران سے



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حوالہ جات (References)

¹ - سورة الاحزاب، ۲۱۔

Surah Al Aḥzab, 21

² - افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابن منظور، لسان العرب، مادہ ش ہ، دار صادر بیروت، طبع سوم ۱۴۱۲ھ، ۵۰۳: ۱۳۔

Ibn-e-Manzoor, Muḥammad bin Mukarram, Lisān al 'Arab, (Beirut: Dar Ṣadir, 1414, 2nd Edition), 13:503.

³ - الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس، دار الہدیۃ، طندارد، ۴۱۱: ۳۶۔

Al Zubaydi, Muḥammad bin Muḥammad bin 'Abdul Razzaq, Taj al 'Uroos min Jawahir al Qamuws, (Dār al Ḥidayah, Edition Unknown), 36:411.

⁴ - مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مثل ما بعث بہ النبی ﷺ من الہدی والعلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، حدیث: ۲۶۸۹۔

Muslim, Imam Abu al Ḥusayn A'sakir al Din ibn Ḥajjaj, (Beirut: Dar Aihya' al Turath al A'rabiyy), Ḥadith: 2689.

⁵ - بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، حدیث: ۵۳۵۳۔

Muḥammad bin Isma'il Bukhari, Ṣaḥiḥ Bukhari, (Beirut: Dār Ṭowq al Najat, 1st Edition, 1422), Ḥadith: 3535.

⁶ - جرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف، کتاب التعریفات، باب التاء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول ۱۴۰۳ھ، ۵۸: ۱۔

Jurjani, 'Ali bin Muḥammad bin 'Ali al Zain al Sharif, Kitab al Ta'riyat, (Beirut: Dar al Kutub al I'Imiyah, 1403, 1st Edition), 1:58.

⁷ - زحشری، ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، جار اللہ، اساس البلاغۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبع اول ۱۴۱۹ھ، ۴۳۹: ۱۔

Zamakhshari, Abu al Qasim Muḥammad bin 'Umarw bin Aḥmad, Jarullah, Asas al Balaghah, (Beirut: Dar al Kutub al I'Imiyah, 1419, 1st Edition), 1:493.

⁸ - راغب اصفہانی، ابو القاسم حسین بن محمد، المفردات فی غریب دار العلم الدار الشامیۃ، دمشق بیروت، ۱۴۱۲ھ، ۴۳۳: ۱۔

Raghib Asfahani, Abu al Qasim al Ḥusain bin Muḥammad, Al Mufradat fy Ghariyb al Qurān, (Damascus: Dar al 'Ilm al Dar al Shamiyyah, 1412), 1:443.

⁹ - ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحہ الخالق وکلمۃ الطوری، دار الکتب الاسلامی، طبع دوم، ۱۱: ۲۔

Ibn Nujaym, Zain al Din bin Ibrahim, al Miṣri, al Bahar al Ra'iq Sharah Kanz al Daqa'iq, (Dar al Kitab al Islami, 2nd Edition), 2:11.

¹⁰ - گیلانی، سید مناظر احسن، اسلامی معاشیات، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۷ء، ص: ۳۰۷۔

Gylaniy, Sayed Manazar Ahsan, Islamiy Ma'ashiyat, (Lahore: Sang Miyal Publications, 2007), p:307.

11۔ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب ۴۴۳:۱۔

Al Mufradat fi Ghariyb al Qurān, 1:443.

12۔ امجدی، مفتی جلال الدین، فتاویٰ فیض الرسول، شبیر برادرزادہ بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء، ۶۰۰:۲۔

Amjadiy, Muftiy, Jalal al Din, Fataway Fayḍ al Rasuwl, (Lahore: Shabbiyr Brothers 1993), 2:600.

13۔ سبکی، تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین، الأشباہ والنظائر، دارالکتب العلمیہ، طبع اول ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۱ء، ۵۴:۱۔

Subaky, Taj al Din A'bdul Wahhab bin Taqiy al Din, Al Ashbah wal Naza'ir, (Dar al Kutub al I'lmiyyah, 1st Edition, 1991), 1:54.

14۔ آپ ۹۷۰ھ میں پیدا ہوئے آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہ اور اصولی تھے آپ کی تصانیف میں سے شرح منار الانوار فی اصول الفقہ، البحر الرائق فی شرح الكنز الدقائق، الأشباہ والنظائر، التحفہ المرضیۃ فی الاراضی المصریۃ، الفتاویٰ الزینیۃ مشہور ہیں۔ (معجم المؤلفین، ۱۹۲:۴) Mu'jam al Muw'llafiyn, 4:192.

15۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحہ الخالق وکملہ الطوری، ۱۱:۲۔

Miṣry, Zayn al Din bin Aibrahiym al Ma'ruwf b Ibn Nujaym, al Bahar al Aa'iq Sharah Kanz al Daqa'iq, (Dar al Kitab al Islami, 2nd Edition), 2:11.

16۔ سرخسی، شمس التائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل، المبسوط، دار المعرفۃ بیروت، بدون طبع، تاریخ النشر ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۳ء، ۲۰۱:۱۔

Sarakhisy, Muḥammad bin Aḥmad bin aby Sahal, Al Mabsuwt, (Beurit: Dar al Ma'rifah, 1993/1414), 1:102.

17۔ حنبلی، احمد بن حنبل، مسند مسند جابر بن عبد اللہ، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، ۱۳۲۱ھ/۲۰۰۱ء، حدیث: ۱۰۹، ۲۳:۱۔

Aḥmad bin Ḥanbal, Al Musnad, (Beirut: Mua'ssasat al Risalah, 2001, 1st Edition), Ḥadith:14800, 23:109.

18۔ ایضاً، مسند ابی ہریرہ، حدیث: ۷۹۰۵، ۲۸۲:۱۳۔

Ibid., Ḥadith: 7905, 13:282.

19۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشجرۃ، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، ط ندارد، حدیث: ۴۰۳۱۔

Abu Dawood, Sulayman bin Ash'ath, Sunan abi Dawood, (Beurit: Al Maktabah Al A'sriyyah), Ḥadith: 4031.

20۔ دہلوی، عبدالحق، اشعۃ المعانی، مترجم محمد عبدالحکیم شرف قادری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ط ثانی، ۲۰۰۲ء، ۵۷۷:۵۔
Dihlawiy, A'bdul Ḥaq, Ash"ah al Lam"at, (Lahore: Fariyd Book Stall, 2nd Edition, 2002), 5:577.

21۔ سعیدی، غلام رسول، نعم الباری شرح صحیح البخاری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی، ط دوم، ۲۰۱۴ء، ۷۸، ۳:۱۲۔

Sa'iydiy, Ghulam Rasuwl, Na'iym al Bariy Sharah Ṣahiyḥ al Bukhariy, (Ḍiya' al Qurān Publications, 2nd Edition, 2014), 12:387.

22۔ شمس الدین، احمد، قانون شریعت، زاویہ پبلشرز، داتا دربار مارکیٹ لاہور، ط ن۔ م، اشاعت ۲۰۰۷ء، ۴۲۶:۲۔

Shams al Din, Aḥmad, Qanuwn Shariy'at, (Lahore: Zawayyah Publishers, 2007), 2:426.,

23۔ ۱۴۱۹ھ میں پیدا ہوئے علوم شرعیہ شاہ اسحاق دہلوی سے حاصل کیے متعدد حج کیے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ آپ کی اردو شرح مشکوٰۃ "مظاہر حق" مشہور خلائق ہے۔ ستر سال کی عمر پائی اور ۱۲۸۹ھ میں وفات پائی۔ (دیکھئے حدائق الحنفیہ، ص: ۵۰۵)
Ḥada'eq al Ḥanafiyyah, p:505.

24۔ دہلوی، محمد نواب قطب الدین خان، مظاہر حق، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور، ط ندارد، ۱۸۵:۴۔

تشبہ کی حقیقت، اقسام اور احکام کا فقہاء کی آراء کی روشنی میں تحلیلی مطالعہ

Dihlawi, Muḥammad Nawab Qutb al Din Khan, Mazāhir Ḥaq, (Lahore: Maktabah Al Ilm), 4:185.

²⁵ - سورة الاحزاب، ۲۱۔

Surah Al Aḥzab, 21.

²⁶ - بیہقی، ابو بکر احمد ابن حسین ابن علی، الزہد الکبیر للمبہقی، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، الطبعة الثالثة ۱۹۹۶ء، حدیث: ۲۰۷، ۱۱۸:۱۔
تمہیزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب، مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، المکتب الاسلامی بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ، حدیث: ۱۶۶۔

Bayhaqi, Abu Bakar Aḥmad bin Ḥusayn bin A'liy, Al Zuhad al Kabiyr, (Beurit: Mua'ssasah al Kutub al Thaqafiyah, 3rd Edition, 1996), Ḥadith: 2071:118.

Tabrayzi, Muḥammad bin 'Abdullah al Khatiyb, Mishkah al Masabiyh, (Beurit: Al Maktab al Islamiy, 3rd Edition, 1405), Ḥadith: 166.

²⁷ - ہندی، علی بن حسام الدین ابن قاضی خان، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع پنجم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، ۷۸۶:۱۵۔
Ḥindiy, 'Ali bin Ḥussam al Din ibn Qadiy Khan al Qadry, Kanz al U'mmal, (Beurit: Mo'essasah al Risalah, 5th Edition, 1981/1401), 15:786.

²⁸ - رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، کتاب الفتاویٰ، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء، طبع ندارد، ۶:۹۵۔
Raḥmaniyy, Mawlana Khalid Sayfullah, Kitab al Fataway, (Karachi: Zam Zam Publishers, 2008), 6:95.

²⁹ - لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، طبع ندارد، ۹:۷۷۔
Lajpuriy, Mufti Sayid 'Abdur Rahiym, Fataway Rahiymiyah, (Karachi: Darul Aisha'at, 2003), 10:97.

³⁰ - بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث: ۶۳۰۸۔
Muḥammad bin Isma'yl Bukhari, Ṣaḥiḥ Bukhari, Ḥadith: 6408.

مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ باب فضل مجالس الذکر، حدیث: ۲۶۸۹۔
Muslim bin Ḥajjaj, Ṣaḥiḥ Muslim, Ḥadith: 2689.

³¹ - قاری، ملا علی، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، مکتبہ امدادیہ ملتان، طبع ۲۰۰۵ء۔
Qari, Mulla 'Ali, Mirqah al Mafatiyh, (Multan: Maktabah Imdadiyyah)8:255.

³² - نسائی، عبدالرحمن بن شعیب، سنن نسائی، حدیث: ۵۳۰۰۔
Nasa'iy, 'Abdul Raḥman bin Shu'ayb, Sunan al Nasa'iy, Ḥadith: 5400.

³³ - آپ عظیم شافعی فقیہ ہیں۔ تفسیر، لغت، حدیث، فقہ، اسماء الرجال، حدیث سے متعلقہ علوم اور دیگر فنون میں آپ کی نظیر کوئی نہ تھا کثیر الملازمت تھے ورع و تقویٰ میں بھی آپ کی مثل کوئی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کے جنازے میں اڑدھام کثیر تھا آپ کی تصانیف میں سے شرح مشکل الوسیط للغزالی فی فروع الفقہ الشافعی، الفتاویٰ، علوم الحدیث، معرفۃ المؤلف والمختلف فی اسماء الرجال، وطبقات الشافعیۃ مشہور ہیں لیکن سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب مقدمہ ابن الصلاح کو ملی جو اصول حدیث میں اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (دیکھئے طبقات الشافعیین، ۱: ۸۵۷)

Tabqat al Shaf'iyyin, 1:857.

³⁴ - ابن صلاح، تقی الدین عثمان بن عبدالرحمن، فتاویٰ ابن الصلاح، مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت، طبع اول، ۱۴۰۷ھ، ۴۳:۲۔
Ibn Ṣalah, Abu A'mrw U'thman bin A'bdul Raḥman, Fataway ibn al Ṣalah, (Beurit: Maktabah al 'Uluwm wal Hikam, 1st Edition, 1407), 2:473.

³⁵ - اعظمی، مولانا امجد علی، بہار شریعت، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۶ء، طبع ندارد، ۶۶:۱۔

'Aazamiy, Muwlanā Amjad 'Aliy, Bahār Shariy'at, (Lahore: Shabbiyr Brothers, 1996), 1:66.

³⁶۔ بریلوی، احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت ۲۰۲۳ھ / ۲۰۰۳ء، طندارد، ۵۴۸:۲۴-۵۰۔

Baraylawi, Aḥmad Raḥā Khan, Fatawa Rizviyyah, (Raza Foundation, 2003), 24:548-50.

³⁷۔ ایضاً، ۲۴:۵۴۹۔

Ibid., 24:549.

³⁸۔ اعظمی، مولانا امجد علی، بہار شریعت، ۷۲۶:۱۔

'Aazamiy, Muwlanā Amjad 'Aliy, Bahār Shariy'at, 1:762.

³⁹۔ بریلوی، احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ، ۲۶۹:۱۴۔

Baraylawiy, Aḥmad Raḥā Khan, Fataway Rizviyyah, 14:269.

⁴⁰۔ ایضاً، ۱۶۳:۱۵۔

Ibid., 15:163.

⁴¹۔ قادری، محمد الیاس، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، مکتبۃ المدینہ پرائیمری منڈی کراچی، طندارد، ص: ۲۱۔

Qadri, Muḥammad Ilyas, Kufriyyah Kalimat k Bary me Sawal Jawab, (Karachi: Maktabah al Madinah, Purani Sabzi Mandi), p:21.

⁴²۔ شیخ جلال الدین کبیر اولیائے چشتی کی اولاد میں سے ہیں علوم عقلیہ و علوم نقلیہ اور فقہ و اصول میں مرتبہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے علم تفسیر و کلام اور تصوف میں ید طولی حاصل تھا شاہ عبدالعزیز آپ کو بیہقی وقت کہا کرتے تھے میرزا مظہر جانجاناں سے بیعت ہوئے جو کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت کے دن خدا نے پوچھا کہ میرے لیے کیا لائے ہو تو میں ثناء اللہ کو پیش کروں گا۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ ہیں آپ کی تفسیر مظہری مشہور خلاق ہے۔ (دیکھئے حدائق الحنفیہ، ص: ۴۸۴)

Hada'eq al Ḥanafiyyah, p:484.

⁴³۔ پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، مالا بدمنہ، مترجم کفیل الرحمن، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ص: ۱۳۲۔

Pani Patti, Qazi Ṣana' Ullah, Ma La Budda Minh, (Tranlated by: Kafiyl al Raḥman), p:132.

⁴⁴۔ ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، الزواجر عن اقتراف الکبائر، المکتبۃ العصریہ، صیدا بیروت، لبنان، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء، ۲۹۸:۱۔

Ibn Ḥajar, Shaykh Shahab al Din Aḥmad, Al Zawajir 'an Iqtaraf al Kaba'ir, (Beurit: Al Maktaba al 'Aṣariyyah 1999/1420), 1:298.

⁴⁵۔ لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، طندارد، ۱۶۱:۱۰۔

Lajpuri, Mufti Sayid 'Abdur Raḥiim, Fatawa Raḥiymiyah, 10:161

⁴⁶۔ اعظمی، مولانا امجد علی، بہار شریعت، ۳۴۱:۱۔

'Azami, Muwlanā Amjad 'Ali, Bahār Shariy'at, 1:341.

⁴⁷۔ ابن حجر، شیخ شہاب الدین احمد، الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲۵:۱۔

Ibn Ḥajar, Shaykh Shahab al Din Aḥmad, Al Zawajir 'an Iqtaraf al Kaba'ir, 1:25.

⁴⁸۔ لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، ۱۵۶:۱۰۔

Lajpuri, Mufti Sayid 'Abdur Raḥim, Fatawa Raḥiymiyah, 10:156.

⁴⁹۔ آپ فقیہ اور اصولی تھے ۱۱۹۸ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ۲۱ بیج الثانی ۱۲۵۲ھ کو اسی شہر میں وفات پائی کثیر التصانیف بزرگ ہیں جن میں سے رد المحتار علی الدر المختار علی تنویر الابصار، عقود اللآلی فی الاسانید العوالی، العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الجامدیۃ، حاشیہ نعمات الاسحار علی شرح افاضۃ مشہور ہیں۔ (دیکھئے معجم المولفین، ۷۷:۹)

Mu'jam al Muw'Ilafiyn, 9:77.

⁵⁰ - ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز، رد المحتار علی الدر المختار، دار الفکر بیروت، الطبعة: الثانية، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، ۶:۳۹۲۔

Ibn 'AbiyDin, Muhammad A'min bin 'Umar bin 'Abdul 'Aziz, Radd al Muhtar 'Ala Al Durr al Mukhtar, (Beurit: Dar al Fikar, 1992), 6:392.

⁵¹ - میرٹھی، عاشق الہی، تذکرۃ الرشید، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، طندارد، اشاعت ۱۹۸۶ء، ۲:۲۵۰۔

Miyratthi, 'Ashiq Ilahiy, Tazkirah al Rasheed, (Lahore: Idarah Islamiyat, 1986), 2:250.

⁵² - گنگوہی، مفتی محمود الحسن، فتاویٰ محمودیہ، کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی، اشاعت ۱۹۸۶ء، طندارد، ۵:۱۸۶۔

Gangowhi, Mufti Mehmuwd al Hasan, (Karachi: Kutub Khana Mzahari, 1986), 5:186.

⁵³ - میرٹھی، عاشق الہی، تذکرۃ الرشید، ۲:۲۵۰۔

Miyratthi, 'Ashiq Ilahi, Tazkirah al Rasheed, 2:250.

⁵⁴ - سورۃ آل عمران، ۱۳۹۔

Surah A'al 'Imran, 139.

⁵⁵ - ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الصوم، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، حدیث: ۲۳۵۳، ۳۰۵:۲۔

Abi Dawood, Sulayman bin Ash'ath, Sunan abi Dawood, Hadith: 2353, 2:305.

⁵⁶ - اقبال، علامہ ڈاکٹر محمد، کلیات اقبال، ص: ۳۵۱۔

'Allamah Dr. Muhammad Iqbal, Kuliyat Iqbal, p:351.